بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۳۱ وفا ۱۳۴۲ ہش ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۳۱ جولائی ۱۹۶۳ء	نمبر ۱۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۰ جولائی بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کو رات ۱۱ بجے کے بعد دوائی دینے سے نیند آئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثل قوت قدسیہ اور صحبت نبی معصومؐ کی عظیم روحانی تاثیرات

صحابہؓ محبت الٰہی میں ایسے کھوئے گئے کہ انہوں نے اللہ جلّ شانہٗ کو راضی کرنے کیلئے ہر عزیز سے عزیز شے کو چھوڑ دیا

(۱) ”یہ بات کسی سمجھدار پر مخفی نہیں ہوگی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زاد بوم ایک محدود جزیرہ نما ملک ہے جس کو عرب کہتے ہیں جو دوسرے ملکوں سے ہمیشہ بے تعلق رہ کر گویا ایک گوشہ تنہائی میں پڑا رہا ہے۔ اس ملک کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے بالکل وحشیانہ اور درندوں کی طرح زندگی بسر کرنا اور دین اور ایمان اور حق اللہ اور حق العباد سے بے خبر محض ہونا اور سینکڑوں برسوں سے بت پرستی و دیگر ناپاک خیالات میں ڈوبے چلے آنا اور عیاشی اور بدمستی اور شراب خوری اور قمار بازی وغیرہ فسق کے طریقوں میں انتہائی درجہ تک پہنچ جانا اور چوری اور قزاقی اور خونریزی اور دختر کشی اور یتیموں کا مال کھا جانے اور بیگانہ حقوق دبا لینے کو کچھ گناہ نہ سمجھنا غرض ہر یک طرح کی بری حالت اور ہر یک نوع کا اندھیرا اور ہر قسم کی ظلمت و غفلت عام طور پر تمام عربوں کے دلوں پر چھائی ہوئی ہونا ایک ایسا واقعہ مشہورہ ہے کہ کوئی متعصب مخالف بھی بشرطیکہ کچھ واقفیت رکھتا ہو اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور پھر یہ امر بھی ہر یک منصف پر ظاہر ہے کہ وہی جاہل اور وحشی اور یاوہ اور ناپارسا طبع لوگ اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کو قبول کرنے کے بعد کیسے ہوگئے اور کیونکر تاثیرات کلام الٰہی اور صحبت نبی معصومؐ نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ان کے دلوں کو یک لخت ایسا مبدل کر دیا کہ وہ جہالت کے بعد معارف دینی سے مالا مال ہوگئے اور محبت دنیا کے بعد الٰہی محبت میں ایسے کھوئے گئے کہ اپنے وطنوں، اپنے مالوں، اپنے عزیزوں، اپنی عزتوں، اپنی جان کے آراموں کو اللہ جلّ شانہٗ کے راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔“

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۲ تا ۲۵ حاشیہ)

(۲) ”رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب ہم دیکھتے ہیں تو آپؐ کے قرب کا مقام وہ نظر آتا ہے جو کسی دوسرے کو کبھی نصیب نہیں ہوا۔ وہ عطایا اور نعماء جو آپؐ کو دیئے گئے ہیں سب سے بڑھ کر ہیں اور جو اسرار آپؐ پر ظاہر ہوئے اور کوئی اس حد تک پہنچا ہی نہیں۔“

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

ششماہی جائزہ

اضلاع لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور منٹگمری کی مجالس انصاراللہ کو نیز ربوہ کے جملہ حلقہ جات کو ششماہی وصولی بمقابل بجٹ کا حساب بھجوا دیا گیا ہے۔ پہلے نصف سال میں بجٹ کا نصف حصہ پورا ہو جانا چاہیئے تھا۔ ہر مجلس اس حساب کو دیکھ کر اندازہ کر سکتی ہے کہ انہوں نے اپنے فرض کو کس حد تک پورا کیا ہے کمی کو پورا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

جزاکم اللہ خیراً (قائد مال انصاراللہ مرکزیہ)

ایک روپیہ سالانہ نقصان

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ وہ دوست جو وقف جدید کا وعدہ کر کے پھر ادا نہیں کرتے بجائے سلسلہ کو فائدہ پہنچانے کے اس پر بوجھ بن جاتے ہیں، ہر ایسے نادہند پر وقف جدید کا تقریباً ایک روپیہ سالانہ خرچ آتا ہے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

جن مجالس نے ابھی تک ماہ جولائی کا چندہ مرکز میں نہیں بھجوایا وہ از راہ کرم فوراً ماہ جولائی کا چندہ مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے واقفین کا انٹرویو

خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے والے میٹرک پاس نوجوانوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انٹرویو بورڈ جامعہ احمدیہ کا اجلاس یکم ستمبر ۱۹۶۳ء بوقت صبح ۷ بجے کمیٹی روم تحریک جدید میں ہوگا انشاء اللہ العزیز

لہٰذا خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے والے میٹرک پاس نوجوان (جنہیں علیحدہ علیحدہ بذریعہ ڈاک بھی اطلاع کی جا رہی ہے) نیز جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے داخلہ کے خواہشمند غیر واقف نوجوان اپنے کو انہی سے دفتر وکالت دیوان کو مطلع کر کے یکم ستمبر کو صبح بروقت انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ جولائی ۶۲ء

تفصیلات پڑھ کر طوفانِ نوحؑ کی یاد تازہ ہوگئی

شہاب "ہولناک طوفان" کے زیر عنوان لکھتا ہے :-

"پچھلے ہفتے نہ جانے قدرت نے ہماری کن کوتاہیوں کی وجہ سے ہم پر گرفت کرنا ضروری سمجھی۔ سندھ کے جنوبی علاقہ میں آندھی آئی جس کی رفتار سو میل فی گھنٹہ سے زیادہ تھی بارش ہوئی جس کی تفصیلات پڑھ کر طوفان نوح کی یاد تازہ ہوگئی۔ مٹی کے کچے مکان اس سیلاب کے سامنے بتاشوں کی طرح بیٹھ گئے۔ سینکڑوں آدمی ہزاروں من مٹی کے نیچے دب کر داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ سلسلہ مواصلات اس طرح کٹا کہ یہ علاقہ ملک کے تمام حصوں سے کٹ کر علیحدہ ہوگیا اور کئی دنوں تک نقصان کا صحیح اندازہ نہ ہوسکا۔

یہ انتہائی پریشان کن صورتحال ہے اور ایسے موقع پر مادی اور جسمانی امداد کے ساتھ ساتھ اسلام اس بات کا بھی حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے دلوں کو ٹٹولیں، اپنے ضمیروں کی تلاشی لیں اور یہ سوچیں کہ ہم سے وہ کونسی کوتاہی ہوئی جس کے لئے ہم پر یہ عذاب نازل کیا گیا۔ مملکت کے سربراہوں کے لئے یہ حکم خاص طور پر قابل توجہ ہے اس لئے ہم اپنے حکمرانوں سے بالعموم اور صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان بالخصوص انتہائی دلسوزی اور کسی سیاسی مصلحت کو ذہن میں رکھے بغیر یہ گذارش کرتے ہیں وہ متاثرہ علاقے کو زیادہ سے زیادہ طبی، مالی اور خوراک کی امداد دینے کے ساتھ ساتھ اپنے دل اور ضمیر کے محاسبے پر بھی کچھ وقت صرف فرمائیں اور اس آفت ناگہانی اور بلائے آسمانی کو قدرت کی طرف سے انتباہ سمجھ کر اپنے اعمال کا بھی جائزہ لیں!"

(شہاب ٦/٦٢ ۲۸ صہ)

جب کبھی کوئی بلا خیز طوفان آتا ہے یا کہیں زبردست زلزلہ زمین کی چولیں ہلا دیتا ہے یا کوئی اور آفت جنگ کی صورت میں دنیا پر آتی ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ بعض حساس مسلمان اس کو قدرت کا انتباہ سمجھ کر مسلمانوں کو اسی طرح توجہ دلاتے ہیں جس طرح "شہاب" نے اپنے نوٹ میں توجہ دلائی ہے۔

یہ احساس ایک مسلمان کے لئے واقعی قابلِ تعریف ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کا ضمیر ابھی تک کم سے کم اتنا زندہ ضرور ہے کہ وہ غیر معمولی بلاؤں اور آفتوں کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ان کو اپنی شامتِ اعمال سمجھ کر دل میں "خوفِ خدا" کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔

حیدرآباد میں جو طوفان آیا ہے وہ اتنا سخت ہے کہ شہاب کے ایڈیٹر کے قول کے مطابق اس سے طوفانِ نوح کی یاد تازہ ہوگئی ہے۔

پاکستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں جب ایسے طوفان آتے ہیں تو اکثر خوفِ خدا رکھنے والے مسلمانوں کے دل میں طوفانِ نوح کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ بارہا اخبارات میں اس کا اظہار کیا جاتا رہا ہے۔

تاہم اس کے باوجود کہ حساس مسلمان ان بلاؤں اور آفتوں کو عذاب الٰہی خیال کرتے ہیں انہوں نے کبھی یہ غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بعض تربیتی ایسے بیان فرماتے ہیں جن سے وہ لوگوں کو عذاب کی خبر دے دیتا ہے اور کبھی بھی ایسا نہیں کرتا کہ بے خبری اور بغیر انتباہ کے لوگوں پر اسنے عذاب نازل کیا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ صاف صاف لفظوں میں فرماتا ہے

وما کنّا معذّبین حتّٰی
نبعث رسولًا واذا اردنا
ان نّھلک قریۃً امرنا
مترفیھا ففسقوا فیھا
فحقّ علیھا القول فدمّرنٰھا
تدمیرًا وکم اھلکنا
من القرون من بعد نوحٍ
وکفٰی بربّک بذنوب
عبادہٖ خبیرًا بصیرًا ۔
(بنی اسرائیل ١٦/١٨)

ترجمہ :-

اور ہم عذاب دینے والے نہیں جب تک ہم ایک رسول مبعوث کرکے پہلے انتباہ نہیں کرلیتے اور جب ہم نے کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا ہے تو ہم اس بستی کے مترفین کو حکم کرتے ہیں کہ وہ اس بستی میں فسق و فجور کریں پھر قول اس پر پورا ہو جاتا ہے پھر ہم اس کو اچھی طرح برباد کرتے ہیں۔ اور ہم نے نوح کے بعد کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی خوب خبر رکھنے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔

قرآن کریم نے ان الفاظ میں الٰہی عذاب کا یہ اصول پیش کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل نہیں کرتا جب تک پہلے ایک نذیر رسول کو بھیج کر ان پر اتمام حجت نہیں کر لیتا۔ بے شک عذاب تو لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے آتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی سنّت یہی ہے کہ وہ عذاب نازل کرنے سے پہلے اپنے کسی رسول کے ذریعہ انتباہ کرتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کا یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ وہ عذاب نازل کرنے سے پہلے ایک رسول مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو ان کے گناہوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ یہاں خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول مبعوث کرنے کا ذکر فرمایا ہے جو انتباہ کرتا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ بعض لوگ محسوس کرتے ہیں کہ عذاب نازل ہوگا بلکہ یہاں خاص طور پر ایک رسول کے مبعوث کرنے کا اصول پیش کیا گیا ہے جو عذاب نازل ہونے سے پہلے لوگوں کو ڈراتا ہے کہ اگر تم نے توبہ نہ کی اور فسق و فجور سے باز نہ آئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کیا تو تم پر اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرے گا۔

اس سے واضح ہے کہ یہاں وہ لوگ مخاطب ہوتے ہیں جن پر عذاب نازل ہونا ہوتا ہے یہ نہیں کہ عذاب تو صدیوں بعد نازل ہو اور اللہ تعالیٰ صدیوں پہلے انتباہ کر دے گو اجمالاً اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا ہے مگر اجمالاً انتباہ کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ ان لوگوں پر جن کے فسق و فجور کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہونا ہوتا ہے اتمام حجت ہوتا ہے۔ اور نہ اس اجمال کی بناء پر کسی کو یہ کہہ دینے سے کہ یہ عذاب الٰہی ہے اتمام حجت ہوتا ہے اس لئے اتمام حجت ہونے کے لئے یہ دو شرطیں لازمی ہیں۔ اوّل یہ کہ جن خاص لوگوں پر عذاب نازل ہوتا ہو ان پر اتمام حجت ہو اور ان کو انتباہ کیا جائے اور دوسری شرط یہ ہے کہ انتباہ کرنے والے رسول کو اللہ تعالیٰ خاص طور پر اس کے لئے مبعوث کرے۔ یہ اپنی سنت اللہ تعالیٰ ہی نے قرآن کریم میں بتائی ہے اور اس کا اطلاق صرف پہلے لوگوں تک محدود نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے۔ ورنہ ہم کسی تکلیف یا مصیبت کو اعمال کا تکوینی نتیجہ تو کہہ سکتے ہیں عذاب الٰہی نہیں کہہ سکتے۔

موجودہ زمانہ میں جو زلازل اور غیر معمولی جنگوں اور سیلابوں سے جو عذاب دنیا پر آرہے ہیں ہمیں چاہیئے کہ دیکھیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنا کوئی نذیر تو اتمام حجت کے لئے مبعوث نہیں فرمایا۔ جیسا کہ مندرجہ بالا آیات میں ذکر کیا گیا ہے نوح والے عذاب کی طرف یہاں خاص اشارہ ہے اور شہاب کے ایڈیٹر نے بھی اس کو نوح والا عذاب ہی کہا ہے مگر ان کو یہ دعوےٰ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں انتباہ کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اس لئے آیئے ہم دیکھیں کہ کسی نے ایسا دعوےٰ کیا ہے یا نہیں؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف حقیقت الوحی سے ذیل کی عبارت ملاحظہ ہو :-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں
اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔
اور اے جزائر کے رہنے والو!
کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں
کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا
ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا
ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت
تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں
کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور
وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت
کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا
جس کے کان سننے کے ہوں سنے
کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے
کوشش کی کہ خدا کی امان کے
نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور
تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے
ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ
اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی
جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری
آنکھوں کے سامنے آجائے گا
اور لوط کی زمین کا واقعہ تم
بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب
میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم
کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ
ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس
سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ
زندہ۔" (حقیقۃ الوحی صہ ۲۵۷)

مرثیے

ہر طرف سے ناامیدی ہوگئی
حضرتِ عیسیٰ بھی کیوں آنے لگے
اب مجدّد بھی ہیں کچھ رُوٹھے ہوئے
لیجیئے ختمِ نبوّت کے مزے

ناجی سبزواری راولپنڈی

بخل اور اس کے محرکات

بخل اور بداخلاقی باہم مترادف اور ایمان کے منافی ہیں

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں دو خصلتیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ یعنی بخل اور بداخلاقی (ترمذی)

اس حدیث شریف سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بخل ایمان کے منافی ہوتا ہے۔ وہاں یہ بھی استنباط ہوتا ہے کہ بخل بداخلاقی کے مترادف ہے۔ اسی وجہ سے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں نقائص کو یکجا طور پر بیان فرمایا۔ اور ان کا اجتماع ایک مومن میں ناممکن گردانا۔ اس ضمن میں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ بخل کیا ہے۔ اور اس کے محرکات کیا؟ تو اس کے لئے تفسیر کبیر کا وہ حصہ جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے وانہ لحب الخیر لشدید (سورۃ العٰدیٰت) کی پر معارف تفسیر بیان فرمائی ہے۔ ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ خاکسار:۔ نذیر احمد وکیل المال)

بخل کے معنے ہوتے ہیں روپیہ روک لینا۔ لیکن یہ ہر شخص جانتا ہے کہ روپیہ روک لینے کی کئی وجوہ ہو سکتی ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر شخص ایک وجہ سے ہی بخل کا ارتکاب کرتا ہو۔ ان وجوہ میں سے جو مال کو روک لینے کے محرک بن جاتے ہیں کبھی بخل ناداری کی وجہ سے ہوتا ہے۔

مثلاً ایک غریب شخص ہے۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ کھانے کے لئے صرف ایک روٹی پڑی ہے۔ اور وہ ڈرتا ہے کہ اگر یہ ایک روٹی بھی خرچ ہوگئی۔ تو جب بچے جاگیں گے تو ان کے کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔ اس لئے وہ روٹی کو سنبھال کر رکھ لیتا ہے ایسی حالت میں ایک فقیر اس کے دروازے پر آتا ہے۔ اور خیرات مانگتا ہے۔ مگر وہ اسے روٹی نہیں دیتا۔ اب اس نے بخل تو کیا ہے۔ مگر اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے پاس کافی مال نہیں تھا۔ صرف حسب کفایت تھا۔ یا حسب کفایت سے بھی کم تھا۔ اس وجہ سے وہ اپنا مال دوسرے کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوا۔ پس کبھی بخل ناداری کی وجہ سے ہوتا ہے نادار انسان بے شک اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے۔ مگر اس لئے کہ اس کے پاس صرف حسب کفایت ہوتا ہے۔ اس سے زائد نہیں۔

کبھی بخل یعنی مال کو روک لینا اس لئے ہوا کرتا ہے کہ جس مقصد کے لئے روپیہ خرچ کرنا ہوتا ہے۔ وہ اس کے نزدیک اچھا نہیں ہوتا۔ اگر ایسے مقصد کے لئے جس کو یہ اچھا نہیں سمجھتا۔ کوئی دوسرا شخص لاکھ بار کہے کہ روپیہ خرچ کرو تو وہ کبھی خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ لوگ اسے بے شک طعنہ دیں۔ اسے بخیل اور کنجوس قرار دیں۔ وہ کہے گا تم مجھے بخیل کہو یا کچھ میں روپیہ نہیں دونگا۔ کیونکہ میرے نزدیک جس مقصد کے لئے روپیہ مانگا جاتا ہے۔ وہ پسندیدہ نہیں۔ لیکن فرماتا ہے۔ یہ شخص ایسا ہے غریب بھی نہیں۔ پیسے اس کے پاس ہیں ضرورت سے زیادہ ہیں۔ اور پھر جو مقصد ہے وہ بھی برا نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ قوم کے غریبوں کا خیال رکھو۔ قوم کے مساکین کا خیال رکھو۔ قوم کے یتامیٰ کا خیال رکھو۔ یہ کوئی برا مقصد نہیں کہ اس کے لئے روپیہ خرچ کرنے سے انسان کو ہچکچاہٹ ہو۔ اگر کہا جاتا ہے کہ اپنے روپیہ سے کنچنیاں نچواؤ یا آتشبازی پر اپنا روپیہ صرف کرو۔ تو وہ شخص کہہ سکتا تھا۔ کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ میرے نزدیک روپیہ کا یہ مصرف درست نہیں۔ میں اس بارے میں تمہارے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتا لیکن یہ شخص نہ تو غریب ہے۔ اور نہ مقصد برا ہے۔ بلکہ اس کے بخیل ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ مال کی محبت جو فی ذاتہ ایک بے مقصد و بے مدعا شے ہے۔ اسے مال خرچ کرنے سے روکتی ہے۔ یہ امر ظاہر ہے کہ مال کی محبت فی ذاتہ مقصود نہیں ہوتی۔ بلکہ مال ذریعہ ہوتا ہے کچھ اور کام کرنے کا۔ مگر یہ بے مقصد و بے مدعا شے جو مال کی محبت ہے اس کے پیچھے روپیہ صرف کرنے سے رکتا ہے کہ یہ اس چیز کو جو ذریعہ ہے مقصود بنا لیتا ہے۔ اور جس مقصد کے حصول کا وہ ذریعہ ہے اسے بھلا دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر حماقت بھلا کیا ہوگی۔ کہ مال جو حوائج کے پورا کرنے کیلئے ذریعہ ہوتا ہے۔ فی ذاتہ مقصود نہیں ہوتا۔ اس کو مقصود بنا لیا جائے۔ اور جس غرض کے لئے روپیہ ہوتا ہے۔ اسکو نظر انداز کر دیا جائے۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کسی کے پاس کپڑا تو ہو۔ مگر پھر بھی وہ ننگا پھرے۔ اور جب پوچھا جائے کہ تم کپڑا کیوں نہیں پہنتے تو جواب دے کہ اگر میں نے کپڑا پہنا تو پھٹ جائے گا۔ ایسا شخص اگر احمق نہیں کہلائے گا۔ تو کیا کہلائے گا۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارے ملک کے بعض لوگوں کی بھی یہی حالت ہے چنانچہ صبح کے وقت کسی گاؤں کی طرف سیر کے لئے نکلو۔ تو تمہیں نظر آئے گا کہ زمیندار ننگے پاؤں روڑوں اور کانٹوں پر چلتا جا رہا ہے۔ اور اس نے اپنے ہاتھ میں جوتی اٹھائی ہوئی ہے۔ یا سوٹی سے لٹکا کر اس سوٹی کو اپنے کندھوں پر رکھا ہوا ہے۔ حالانکہ جوتی تو اس لئے ہوتی ہے کہ کانٹوں اور جھاڑیوں اور کنکروں سے بچائے۔ نہ اس لئے کہ جوتی کو اٹھا لیا جائے۔ اور ننگے پاؤں کانٹوں اور کنکروں پر چلنا شروع کر دیا جائے۔ مگر زمیندار بے چارہ تو غربت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔ جانتا ہے کہ میرے پاس ایک ہی جوتی ہے۔ اور میرا فرض ہے کہ میں اسے سنبھال کر رکھوں۔ اگر جوتی

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

سید الاستغفار

بہترین استغفار

عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الاستغفار ان یقول العبد اللھم انت ربی لا الٰہ الا انت، خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت۔ اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت (بخاری)

ترجمہ۔ حضرت شداد بن اوس روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین استغفار یہ ہے کہ بندہ ان الفاظ میں خدا کے حضور عرض کرے۔ اے خدا تو ہی میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے ہی عہد اور وعدہ پر حسب استطاعت قائم ہوں۔ میں تیرے ذریعہ اس امر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ جو مجھ سے صرزد ہوا۔ میں تیری نعمتوں کا جو مجھ پر ہیں۔ اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ تو مجھ کو بخش دے کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں۔

تشریح۔ خدا تعالیٰ کے حضور کثرت سے استغفار یہ کلمات کے ورد سے انسان فطرتی طور پر ہر غلط ناجائز اور نامناسب اعمال سے متنفر ہو جاتا ہے اور اس کا قدم نیکیوں کی طرف ہی بڑھتا ہے۔ انسان اپنے احول اور سوسائٹی اور اخلاق میں نمایاں تبدیلی پیدا کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس مومن کے لئے خوشخبری ہو۔ جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا جائے۔ مندرجہ بالا استغفار کی دعا اس لحاظ سے سید الاستغفار (بہترین استغفار) ہے۔ کہ اس میں مومن صرف استغفار کا ورد ہی نہیں کرتا۔ بلکہ اس میں توحید کا اعتراف ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور اپنے کمزور اور ناتواں ہونے کا اقرار ہے۔ خدا کی نعمتوں کا شکر کیا گیا ہے۔ اور ہر لحاظ سے اپنے عجز اور کمزوری کا اظہار کر کے خدا تعالیٰ سے مغفرت کی عاجزانہ درخواست ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کثرت سے اس کا ورد فرمایا کرتے تھے۔ خاکسار: شیخ نور احمد منیر

پھٹ گئی اور مجھے اپنی بیٹی کے پاس جانا پڑا تو لوگ اسے کہیں گے کہ تیرا باپ ننگے پاؤں آ گیا ہے اور اس کے پاس جوتی کے لئے بھی پیسے نہیں۔ اس وجہ سے وہ اپنی جوتی کو سنبھال کر رکھتا ہے اور اس کی حالت کو دیکھ کر اس کی غربت پر بھی رحم آتا ہے اور اپنے ملک کی حالت پر بھی افسوس آتا ہے مگر وجہ کچھ ہو بہر حال وہ نظارہ یہی ہوتا ہے کہ جو ذریعہ ہے اس کو مقصود بنا لیا جاتا ہے اور جس مقصد کے حصول کا وہ ذریعہ ہوتا ہے اسے بھلا دیا جاتا ہے جوتی اس لئے ہوتی ہے کہ پاؤں کو زخم سے بچایا جائے مگر زمیندار اپنے پیر کو زخمی ہونے دیتا ہے اور جوتی کو بچاتا ہے اسی طرح روپیہ بھی اس لئے آتا ہے کہ انسان اس کو خرچ کر کے فائدہ اٹھائے خواہ قومی مفاد پر اس کو خرچ کرے خواہ ذاتی مفاد پر۔ مگر وہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا حالانکہ اگر وہ خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کے دین کی مدد کے لئے روپیہ خرچ کرنا نہیں چاہتا تھا تو اسے چاہیئے تھا کہ وہ قومی مفاد کے لئے ہی روپیہ خرچ کرتا یا ذاتی فائدہ کے لئے روپیہ صرف کر دیتا۔ آخر کسی نہ کسی کام پر تو اسے بہر حال روپیہ صرف کرنا چاہیئے تھا خدا کے لئے نہ سہی قوم کے لئے ہی کارخانے جاری کر دیتا تا کہ لوگوں کو مزدوری مل جاتی، یا انہیں سستا کپڑا ملنا شروع ہو جاتا یا مثلاً آٹے کی مشین لگا دیتا یا غرباء اور یتامیٰ اور مساکین کی ترقی کے لئے کسی صنعت و حرفت یا تجارت کی داغ بیل ڈال دیتا یا مدرسے کھول دیتا تا کہ بچے علم حاصل کریں اور قوم کو عروج حاصل ہو۔ غرض سینکڑوں طریق ایسے تھے جن سے کام لے کر وہ اپنے روپیہ کو ایسے رنگ میں خرچ کر سکتا تھا کہ اس کی ذات کو بھی فائدہ پہنچتا اور اس کی قوم کو بھی فائدہ پہنچتا۔ مگر وہ روپیہ کو صندوق میں بند کر کے رکھ لیتا ہے نہ خدا کے لئے خرچ کرتا ہے نہ قومی مفاد کے لئے خرچ کرنے پر تیار ہوتا ہے اور آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی دولت بڑھتی نہیں بلکہ سمٹ کر محدود ہو جاتی ہے۔ کسی صوفی کا قول ہے کہ تو روپیہ دے تا کہ وہ تیری طرف واپس لوٹے تو روپیہ کو روک کر نہ رکھ کہ وہ تیرے لئے عار بن جائے۔ دنیا میں جتنی قومیں روپیہ خرچ کرتی ہیں ان کا مال بڑھتا ہے۔ مگر جو روپیہ کو روک کر رکھ لیتی ہیں، ان کی دولت کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پس فرماتا ہے اگر ان لوگوں کو خدا بھول گیا تھا اور وہ اس کی رضا کے لئے روپیہ خرچ کرنا ایک بے معنے بات سمجھتے تھے تو کم از کم انہیں اتنا تو چاہیئے تھا کہ قوم کے لئے روپیہ خرچ کرتے۔ مگر ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جن چیزوں کے لئے روپیہ رکھا جاتا ہے۔ جن چیزوں کے لئے روپیہ کو تلاش کیا جاتا ہے جن چیزوں کے لئے روپیہ کو حاصل کیا جاتا ہے ان چیزوں کو تو نظر انداز کر دیتے ہیں اور کوشش یہ کرتے ہیں کہ ان کے پاس روپیہ رہ جائے جو فی ذاتہٖ مقصود نہیں ہوتا بلکہ کسی اور چیز کے حصول کا ذریعہ ہوتا ہے۔"

(صہ ۲۲ تا صہ ۲۴ تفسیر کبیر جلد ششم جزء چہارم حصہ سوم)

مجلس خدام الاحمدیہ کا تئیسواں سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۳ تا ۲۵ر اکتوبر ۱۹۶۲ء

جملہ مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ر اکتوبر۔ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ قائدین و زعماء مجالس اجتماع کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ ان کی مجالس کی نمائندگی ضرور ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال اس مرکزی اجتماع میں شامل ہوں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح:-

الفضل مورخہ ۱۸ر جولائی ۶۲ء صہ ۵ پر چوہدری عبدالواحد صاحب مرحوم سابق اڈیٹر اصلاح سری نگر کے حالات پر مشتمل جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں مرحوم کے والد کا نام سہواً احمد بخش کی بجائے اللہ بخش شائع ہوا ہے نیز اسی مضمون میں صہ کے کالم نمبر ۱ میں جملہ یوں پڑھا جائے۔ "آپ کے شاستروں میں تو گاڈ کی خدی جائز لکھی ہے" یہاں "جائز لکھی ہے" کی بجائے غلطی سے "جائز نہیں ہے" شائع ہوا ہے۔ قارئین کرام تصحیح فرما لیں۔

(خاکسار محمد اسد اللہ قریشی۔ الکاشمیری۔ مربی سلسلہ حال ربوہ)

مہتممین خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تربیتی دورہ

مورخہ ۲۸ر جون سے لے کر یکم جولائی تک مکرم جناب میر محمود احمد صاحب ناصر مہتمم تربیت مکرم مرزا انس احمد صاحب مہتمم اصلاح و ارشاد اور مکرم عبدالشکور صاحب اسلم مہتمم اشاعت پر مشتمل ایک وفد نے مندرجہ ذیل اہم مجالس کا دورہ کیا:-

گھٹیالیاں کلاں۔ گھنوکے ججہ۔ کوٹ آغا۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ گھٹیالیاں خورد۔ صابو کے بھڈیار کنتھو والی۔ مہدی والا۔ چندر کے منگولہ۔ میانوالی۔ عیسیٰ پور۔ بھوڑی ملیاں۔ داتا زید کا۔ مالو کے بھگت۔

وفد نے ان تمام مقامات پر پہنچ کر مکمل حالات کا جائزہ لیا۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے تفصیلی کوائف معلوم کئے اور حالات کی مناسبت سے ضروری ہدایات دیں۔ خدام کو خاص طور پر ذاتی تربیت اور اصلاح معاشرہ کی طرف توجہ دلائی گئی۔ وفد کے اراکین نے ان مقامات پر مجالس کے خدام سے ذاتی تعارف حاصل کیا۔ قائدین مجالس نے اراکین وفد کے سامنے اپنی بعض مشکلات پیش کیں جن کے متعلق وفد نے مناسب راہنمائی کی۔ مجالس کو طریق کار سمجھانے کے علاوہ اس وفد کے اراکین نے مرکز کی مختلف سکیموں کے متعلق خدام کو آگاہ کیا۔ اسی طرح جاری سکیموں کے بارہ میں مجالس کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیا گیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ دورہ کامیاب رہا اور تربیتی لحاظ سے اس دورہ کے مفید نتائج نکلنے کی توقع ہے۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کے مختلف اجلاسوں کی روئیداد

ماہ جون میں مختلف مقامات پر خدام الاحمدیہ نے جو اہم اجلاس منعقد کئے ان میں سے بعض کی مختصر رپورٹ ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

لاہور: مورخہ ۲۸ر جون کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں تین مبلغین اسلام مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب، مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب اور مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اور بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات سنائے۔

آخر میں قائد صاحب لاہور شیخ ریاض محمود صاحب نے بھی تقریر کی۔ حاضری پانچ صد افراد کے لگ بھگ تھی۔

چک جمرہ: اجلاس میں ظفر احمد صاحب معتمد مجلس، مکرم راجہ ناصر احمد صاحب اور محترم صدر صاحب جماعت چک جمرہ نے تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں خاص طور پر نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ اس مضمون کے سلسلہ میں احادیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود کے اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔ اگرچہ مجلس چھوٹی سی ہے تاہم اجلاس کامیاب رہا۔ غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی۔

رحیم یار خان: مورخہ ۵ر جون کو جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ نے فرمائی۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد، مولوی غلام احمد صاحب نسیم، مولوی محمد اشرف صاحب ناصر اور عبدالمنان صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں صاحب صدر کے خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ بفضلہ تعالےٰ بہت کامیاب رہا۔

چنیوٹ/چھنیاں نزد ربوہ: مورخہ ۹/۶/۶۲ کو نماز مغرب کے بعد مسجد احمدیہ میں تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ بورنیو، مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد اور مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے تقاریر کیں اور حاضرین پر اشاعت اسلام کی اہمیت کو واضح کیا۔ آخر میں سلائیڈز کے ذریعہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اور مساجد کی تعمیر کے مناظر دکھائے گئے۔ اجلاس کامیاب رہا۔ حاضرین پانچ صد افراد کے قریب تھی۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

ڈویژنل کونسل سرگودھا۔ نے اپنے ایک اجلاس میں وادی مہران (سابق سندھ) میں حالیہ طوفان باد و باراں سے متاثرہ افراد سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے امدادی چندہ کی اپیل کی ہے۔ اہالیان ربوہ کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی دل کھول کر مالی امداد کریں۔ (چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

سکھ مذہب اور اسلام

جون کے پہلے ہفتہ میں گورو ارجن جی کی یادگار منانے کے لئے ہندوستان اور بعض دوسرے ممالک سے ایک ہزار کے قریب سکھ عورتیں اور مرد لاہور آئے تھے۔ اس موقعہ پر صیغہ نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے گورمکھی میں ایک ٹریکٹ پریم سنیہا یعنی پیغام محبت ان میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جس کا پورا متن ہفت روزہ "پنتھ پرکاش" دہلی (۲۶ جون ۱۹۶۴ء) ہفت روزہ "فتح" دہلی (۲۸ جون ۱۹۶۴ء) ہفت روزہ "میل ملاپ" چنڈی گڑھ (۲۸ جون ۱۹۶۴ء) ہفت روزہ "ست جگ" جیون نگر (حصار) (۲ جولائی ۱۹۶۴ء) ماہنامہ "جیون پربتی" چنڈی گڑھ (جولائی ۱۹۶۴ء) ماہنامہ "خالصہ پارلیمنٹ گزٹ" بھبھوٹ (جولائی ۱۹۶۴ء) اور ماہنامہ "گورو سندیش" تمینانگر (جولائی ۱۹۶۴ء) نے شائع کیا ہے قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے اس کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(خادم عباداللہ گیانی)

پیارے دوستو۔ آپ ہمارے ملک پاکستان میں جیٹھ سدی چوتھ کا پورب منانے کے لئے آئے ہیں۔ ہم آپ سب کو محبت بھرے دل سے خوش آمدید کہتے ہیں۔

دوستو۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ سکھ مذہب اور اسلام میں عقائد کے لحاظ سے بہت بڑا اشتراک پایا جاتا ہے۔ اس اشتراک کے پیش نظر آپ کے مشہور لیڈر ماسٹر تارا سنگھ جی نے ایک مرتبہ یہ بیان کیا تھا کہ:۔

"مذہبی اصول میں سکھ مسلمانوں کے نزدیک ہیں ...... یہ درست ہے کہ ہمارا مذہب مسلمانوں کے نزدیک ہے۔"

(رسالہ سنت سپاہی اگست ۱۹۴۶ء)

گورو ارجن جی اور مسلمان

گورو ارجن جی کی بانی سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پوتر دل میں مسلمانوں کے لئے محبت بھرے جذبات موجزن تھے۔ آپ کا یہ ارشاد گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے کہ!۔

مسلمان موم دل ہووے
انتر کی مل دل تے دھووے
دنیا رنگ نہ آوے نیڑے
جیوں کسم پاٹ گھیو پاک ہرا

(گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸۵)

یعنی۔ سچا مسلمان رحم دل ہوتا ہے اس نے اپنے دل کی تمام غلاظت دور کر دی ہوتی ہے۔ اور دنیا کا رنگ اس کے قریب بھی نہیں آتا۔

گورو ارجن جی کا یہ ارشاد ثابت کرتا ہے کہ ان کے پاک دل میں سچے مسلمانوں کا پیار تھا کوئی ایسی شخصیت جو مسلمانوں کو اچھا نہ سمجھتی ہو اس قسم کے محبت اور احترام سے بھرپور خیالات ظاہر نہیں کر سکتی۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک حدیث میں سچے مسلمان کی یہ تعریف بیان فرمائی ہے کہ:۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہٖ۔

یعنی۔ ہر ایک سچے مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی زبان سے (گالی گلوچ کر کے) اور ہاتھوں سے (مار پیٹ کر کے) کسی کو کوئی تکلیف نہ دے۔

حضرت میاں میر اور گورو ارجن جی

حضرت میاں میرؒ ایک پیشوا مسلمان بزرگ گذرے ہیں۔ جہانگیر بادشاہ بھی آپ کا احترام کرنے والوں میں سے تھا۔ گورو ارجن جی سے آپ کے دوستانہ تعلقات تھے۔ سکھ تاریخ سے واضح ہے کہ گورو ارجن جی نے ہری مندر صاحب امرتسر کا سنگ بنیاد آپ کے مقدس ہاتھوں سے رکھوایا تھا۔ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ:۔

"ہری مندر صاحب کی بنیاد ایک مسلمان سائیں فقیر میاں میرؒ صاحب سے رکھوائی گئی تھی ...... گورو صاحب نے نہ صرف اس مقدس مقام کی بنیاد ہی ایک مسلمان بزرگ کے ہاتھوں رکھوائی بلکہ ہری مندر کے لئے زمین بھی وہ منتخب کی جو کہ ایک مسلمان بادشاہ اکبر نے بھینٹ کی تھی۔"

(بھارتی راشٹریہ کانگرس صفحہ ۲۳)

سکھ مورخین یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ:۔

"ہری مندر صاحب کی بنیاد مروجہ روایات کے مطابق گورو جی نے میاں میرؒ سے رکھوائی تھی۔ اینٹ کچھ ٹیڑھی رکھی گئی۔ جب معمار نے ٹیڑھی خیال کر کے تیسی سے سیدھی کر دی گورو جی نے کہا کہ اللہ والوں کا کیا ہی ٹھیک تھا۔"

(خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اگست ۱۹۵۴ء)

سکھ مورخین یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جب چندو لال نے اپنی ذاتی دشمنی کی بناء پر گورو ارجن جی کو ناقابل برداشت تکالیف دینا شروع کیں۔ تو حضرت میاں میر صاحب بڑی بے چینی سے گورو صاحب کے پاس گئے اور آپ سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

جالندھر کا صوبیدار عظیم خاں بھی گورو صاحب کا دوست تھا۔ گورو صاحب نے اس کی فرمائش پر ہی کرتارپور قصبہ بسایا تھا۔ یہ قصبہ آجکل بھارت کے ضلع جالندھر میں ہے۔ اس بارہ میں ایک سکھ ودوان پروفیسر کرتار سنگھ جی ایم اے بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک مرتبہ گورو ارجن جی دوابہ میں سکھی کا پرچار کرتے ہوئے سکھی کے پرانے مرکز ڈلہ نگر میں جا ٹھہرے۔ یہاں جالندھر کے صوبیدار عظیم خاں گورو جی کے درشنوں کے لئے آیا .... اس نے عرض کیا۔ کہ گورو جی دوآبہ میں بھی کوئی قصبہ آباد کرو۔ دھرم استھان بناؤ۔ اور اس علاقہ کو چار چاند لگاؤ۔ عظیم خاں کی درخواست مان کر گورو جی نے کرتارپور جالندھر کی بنیاد رکھی .... سمت ۱۶۵۵ بکرمی (۱۵۹۸ء) میں اکبر بادشاہ کی طرف سے ۹ ہزار ایکڑ کے قریب زمین کا پٹہ گورو دوارے کے نام لگا دیا گیا۔"

(سکھ اتہاس صفحہ ۲۰۳)

یاد رہے کہ اس کرتارپور کے لئے شہزادہ سلیم (جہانگیر بادشاہ) نے بھی سینکڑوں ایکڑ زمین بڑی محبت اور احترام سے گورو ارجن جی کی بھینٹ کی تھی۔ (مہان کوش صفحہ ۹۰۲)

اس کے علاوہ گورو ارجن جی کا گورو گرنتھ صاحب میں مسلمان بھگتوں کے کلام کو بڑے احترام سے درج کروانا اور سکھ پبلک کا اسے بڑے ادب سے پڑھنا بھی سکھ مذہب اور اسلام کے اشتراک کو واضح کر رہا ہے۔

حال ہی میں امرتسر میں شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی طرف سے "سکھ اتہاس سیمنار" ہوا ہے۔ اس میں ڈاکٹر گنڈا سنگھ جی کی طرف سے ایک بہت اچھا مقالہ پڑھا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے اس مقالہ میں ایک تلخ حقیقت مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی ہے کہ:۔

"ہماری ایک مشکل یہ بھی ہے کہ سکھوں اور سکھ تاریخ کو عام لوگوں نے ہی نہیں بلکہ مورخین نے بھی ٹھیک نہیں سمجھا۔ جو بھی سکھ تاریخ کی تشریح کرنا شروع کرتا ہے۔ وہ یہ بات دل میں بٹھا کر شروع کرتا ہے کہ سکھوں اور مسلمانوں کی ابتداء سے ہی دشمنی رہی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے جس کے متعلق یہ بتا دینا ضروری ہے کہ سیاست یا پالیٹکس کے میدان میں سکھوں اور مسلمانوں میں خواہ کافی اختلاف اور عداوت رہی ہے۔ مگر ...... یہ صرف سیاست کے میدان تک ہی محدود تھی۔"

(گورمت پرکاش مئی ۱۹۶۴ء)

میرے دوستو۔ یہ درست ہے کہ ان سیاسی اختلافات کے نتیجہ میں بعض ناخوشگوار واقعات بھی ظہور میں آئے۔ لیکن اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اس قسم کی مثالیں تمام دنیا کی تاریخ سے مل جاتی ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب کی تابعہ میں بیٹھے بھائی ہیر سنگھ نونگا بادی ایسے مشہور سکھ بزرگ کا سکھ فوج کے ہاتھوں توپوں سے اڑایا جانا بھی تو اسی سیاسی اختلاف کا ہی نتیجہ تھا۔

موجودہ زمانہ کے مصلح ربانی اور جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اس بارہ میں ہماری یہ راہنمائی فرمائی ہے۔ کہ:۔

"ہر ایک فریق کے نیک اور شریف آدمی کو چاہیئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لاکر خواہ مخواہ ان کے بے جا کینوں سے آپ حصہ نہ لے۔ وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی۔ ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں۔ اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں سے ایسا کر چکے ہیں۔"

(ست بچن صفحہ ۱۰۶)

پیارے بھائیو۔ ہمارے ہمیشہ کام آنے والی بات یہی ہے کہ ہم "سانجھ کریجے گناں کیری چھوڈ اوگن چلیئے" کے اچھے اصول کو دل سے اپنا لیں۔ اچھے اور برے لوگ تو دنیا کی تمام قوموں اور ملکوں سے مل جاتے ہیں۔

آخر میں ہم ایک سکھ ودوان کا یہ بیان آپ کی خدمت میں پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ:۔

"وہ تاریخ نہ پڑھو۔ جو آپ کے دلوں میں دوسروں کے لئے نفرت پیدا کرے۔ وہ یادیں بھلا دو۔ وہ کہانیاں نظر انداز کر دو جو دشمنیوں کو تازہ رکھتی ہیں۔ جو تمہارے بھائیوں کو تمہارا دشمن بناتی ہیں۔"

(پریت لڑی۔ اگست ۱۹۳۷ء)

جلسہ سالانہ کے لئے ٹینڈر

بذریعہ اعلان ہذا جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات کے ٹینڈر طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دینے والے اپنا ٹینڈر سربمہر لفافہ میں بنام افسر جلسہ سالانہ بھجوائیں۔ ٹینڈر بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۴ء ہے۔

(۱) ٹھیکہ نانبائیاں۔
(۲) ٹھیکہ باورچیاں۔
(۳) ٹھیکہ گوشت گائے۔
(۴) ٹھیکہ گوشت بکرا۔
(۵) ٹھیکہ آلو
(۶) ٹھیکہ روشنی بجلی و گیس
(۷) ٹھیکہ خاکروباں برائے صفائی
(۸) ٹھیکہ ماشکیاں برائے آب رسانی۔
(۹) ٹھیکہ آٹا گندھائی و پیڑے کروائی۔
(۱۰) ٹھیکہ لکڑی۔

تفصیلات دفتر جلسہ سالانہ سے ناظم صاحب سپلائی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

یومِ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر
مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

جماعت احمدیہ چٹاگانگ:- انجمن احمدیہ چٹاگانگ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲ جولائی ۶۴ء (۱۲ ربیع الاول) بروز بدھ "یوم النبی صلعم" منایا گیا۔ مسجد احمدیہ اور انجمن احمدیہ کو مختلف قسم کی جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا اور دعوتی چٹھیوں کے ذریعہ سے غیر از جماعت معززین کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ مقامی بنگلا اور انگریزی اخبارات میں بھی ہمارے جلسہ کے انعقاد کی خبر شائع کی گئی۔

بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب نظام الدین صاحب جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ باوجود بارش اور موسم کی خرابی کے بھی خدا کے فضل سے حاضری غیر معمولی تھی۔ احمدی مرد اور مستورات کے علاوہ غیر احمدی معززین اور غیر احمدی خواتین بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی بہت اچھا انتظام تھا۔

محترم جناب مصلح الدین سعدی صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اور مخدوم عبدالرحیم یونس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

اس کے بعد محترم مصلح الدین خادم صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور آپ کے اخلاق فاضلہ پر اردو میں تقریباً نصف گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔

ازاں بعد جناب میر حبیب علی صاحب بی۔ اے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی "بے مثال قوت قدسیہ" پر انگریزی زبان میں ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔

اس کے بعد محترم جناب میجر اقبال صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو مسرور کیا۔

محترم غلام احمد خاں صاحب (وائس پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ) نے بنگلہ زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر آپ کے کامل نمونہ ہونے کو مختلف نظائر اور مثالوں سے واضح کیا۔ بنگلہ زبان میں آپ کی تقریر کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔

ازاں بعد جناب مولوی سید اعجاز احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے "حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے مثال محبت" کے موضوع پر ایک گھنٹہ کے قریب تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد کلمات اور اشعار و ملفوظات سے ثابت کیا کہ آپ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر عشق اور محبت تھی۔ اور آپ کا وجود اس زمانہ میں معجزاتِ محمدیہ کا زندہ گواہ تھا۔

آپ کی تقریر کے وقت کافی غیر احمدی دوست جن میں بعض غیر احمدی علماء اور امام مسجد بھی تھے۔ جنہوں نے نہایت ہی غور کے ساتھ تقریر کو سنا۔ آپ کی تقریر شب دس بجے ختم ہوئی۔

ازاں بعد صاحب صدر جناب نظام الدین صاحب کے مختصر صدارتی ریمارکس کے بعد اجتماعی دعا کی گئی۔ اختتام جلسہ پر جملہ حاضرین خورد و کلاں کو شیرینی اور مٹھائیوں سے تواضع کی گئی۔

خدا کے فضل سے ہمارا یہ جلسہ ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب رہا۔ اس جلسہ کی کامیابی کے لئے جملہ ممبران خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ نے کافی محنت اور گرم جوشی کے ساتھ حصہ لیا۔ جملہ احباب کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار غلام احمد خاں سکرٹری انجمن احمدیہ۔ چوک بازار چٹاگانگ (مشرقی پاکستان)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر جلسے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر انتظام مورخہ ۲۲/۷/۶۴ مندرجہ ذیل سات مقامات پر جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلعم کروائے گئے۔ جن میں حضور کی سیرت پر علماء سلسلہ نے روشنی ڈال کر مسلمانوں کو حضور کی زندگی اپنانے کی تلقین کی۔

موضع[1] چنیوٹ متصل ربوہ۔ موضع[2] ڈھم ربوہ سے ۵ میل دور۔ موضع[3] ٹل لپسرا ربوہ سے ۴ میل دور موضع[4] کوٹ قاضی ربوہ سے ۵ میل دور۔ لالیاں[5]۔ موضع[6] ڈاور ربوہ سے ۵ میل دور۔ موضع[7] چک نمبر ۳۷/۳۸ ربوہ سے ۲۰ میل دور ہے ان جلسوں میں ربوہ کے خدام کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور ان مقامات کے غیر از جماعت بھی شامل ہو کر مستفید ہوئے۔

تمام مقامات پر نماز مغرب کے بعد جلسہ کروایا گیا۔ خدام رات ۱۲ بجے اور ایک بجے شام واپس ربوہ تشریف لائے۔ درج ذیل مقررین کے علاوہ کئی اور احباب نے بھی خطاب کیا۔ مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری مکرم سید کمال یوسف صاحب۔ مکرم محمد بشیر صاحب شاد مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب مکرم چوہدری شجاعت علی صاحب۔ مکرم ملک احسان اللہ صاحب۔ مکرم آغا سیف اللہ صاحب۔

مکرم پروفیسر عبدالشکور صاحب ایم اے۔ مکرم پروفیسر شریف احمد صاحب ایم اے مکرم مرزا محمود احمد صاحب بی۔اے مکرم قریشی فضل حق صاحب۔ مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر۔ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھابڑی۔ مکرم سلیم احمد صاحب بی۔اے ایل ایل بی۔

اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ اور اس جلسہ کی برکات سے سامعین کو وافر حصہ عطاء فرمائے۔ (مہتمم مقامی)

جماعت احمدیہ سمندری:- مورخہ ۲۲/۷/۶۴ بعد نماز عشاء مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب امیر حلقہ سمندری اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت سید عبدالماجد صاحب نے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد پر مشتمل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم مکرم خواجہ عبدالرشید صاحب بٹ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر ماسٹر چوہدری عبدالحق صاحب مولوی فاضل۔ ایم۔اے نے فرمائی۔ آپ نے نہایت احسن پیرایہ میں بتایا کہ سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روحانی طور پر اب بھی زندہ ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر آپ کی زندگی ثابت ہے۔ کیونکہ آپ کی تعلیم زندہ ہے۔ آپ کی کتاب زندہ ہے۔ اور آپ کا خدا زندہ ہے۔ پس اگر مسلمان فلاح دارین حاصل کر سکتے ہیں تو صرف اور صرف سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے۔ آپ کی اتباع کے بغیر کسی قسم کا مرتبہ روحانیت ہرگز نہیں مل سکتا۔

آپ کے بعد مکرم چوہدری عبدالکریم خاں صاحب شاہد کاٹھگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سمندری نے تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق باللہ اور خدمت خلق کے نہایت عظیم الشان اور ایمان افروز پہلو بیان کئے اور حاضرین کو توجہ دلائی۔ کہ وہ سیدنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تعلیم کی روشنی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو صحیح معنوں میں ادا کریں۔ ہر دو تقاریر کے بعد صاحب صدر نے ان پر عمل پیرا ہونے اور کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی تلقین فرمائی۔ اجلاس کے دوران مکرم سید افتخار حسین شاہ صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں اور ایک طفل عزیز محمود احمد ظفر نے نظمیں سنائیں۔ آخر میں صاحب صدر نے دعا کروائی۔ (خاکسار احمد ناظم مال خدام الاحمدیہ سمندری)

جماعت احمدیہ حافظ آباد جماعت احمدیہ حافظ آباد کا نہایت کامیاب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ ۲۲/۷/۶۴ ۹ بجے شب مسجد احمدیہ حافظ آباد میں منعقد کیا گیا۔ جلسہ گاہ کو جھنڈیوں بجلی کے بلبوں اور ٹیوبوں سے آراستہ کیا گیا۔ احمدی احباب مستورات، بچوں کی پر رونق حاضری کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی کافی شریک ہوئے۔ جلسہ کی تقاریر کو بڑے انہماک اور شوق سے سنا جو زیر صدارت مکرم مولانا محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ و افریقہ ہوا۔ مولانا صاحب موصوف۔ مولوی امیر الدین صاحب بی۔ اے اور خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے تقاریر کیں اور مولوی بشارت اللہ صاحب نعت خوانی سے محظوظ کرتے رہے۔ ۱۲ بجے شب جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ (حکیم محمد لطیف امیر جماعت)

جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت سید محمد اشرف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں انعقاد پذیر ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ سید محمد شاہ صاحب عزیزم سید مبارک احمد شاہ صاحب و خاکسار نے سیرت النبی صلعم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ جلسہ کی حاضری تسلی بخش تھی۔ بعض غیر از جماعت دوست بھی تقاریر سنتے رہے۔ آخر میں محترم سید عابد حسین شاہ صاحب نے صدارتی تقریر کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔

(خاکسار عطاء اللہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

چندہ تعمیر انصار اللہ
سو روپیہ عطیہ دینے والے اراکین

تعمیر فنڈ انصار اللہ میں جن اراکین نے سو روپیہ یا اس سے زائد عطیہ دیا تھا ان کے نام دعا کی غرض سے ہال میں کندہ کروائے گئے ہیں۔ اور ان فہرستوں کو پڑھ کر چندہ دینے والوں کے لئے دوست دعا کرتے ہیں۔ تعمیر کے کام کے لئے مزید روپیہ کی ضرورت ہے۔ اب بھی جو دوست سو روپیہ یا اس سے زائد عطیہ بھجوائیں گے ان کے نام کندہ کروا دئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

تصحیح:- مورخہ ۲۳ جولائی کے الفضل میں صفحہ ۵ پر کالم ۱ کے آخر اور کالم ۲ کے شروع میں جو فقرہ درج ہے اس میں "ہم نے" کی بجائے "ہمیں" پڑھا جائے۔

(ادارہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۔ ۲۹ر جولائی ۔ بھارت کی کمیونسٹ پارٹی کے چیئرمین ایس اے ڈانگے نے کہا ہے کہ غلہ کی گرانی کے خلاف ایک لاکھ کمیونسٹ رضاکار ۲۴ر اگست سے ملک گیر ہڑتال کریں گے جو چار روز جاری رہے گی۔ غلہ کی بڑی بڑی منڈیوں ۔ ذخیروں ایکسچینج مارکیٹوں، بنکوں اور سرکاری دفاتر پر پکٹنگ کی جائے گی اور ہڑتالی اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں گے ادھر سمیوکتا سوشلسٹ پارٹی نے یکم اگست کو یوم احتجاج منانے کا اعلان کیا ہے اس روز رضاکاروں کے دستے شہروں میں گشت کریں گے اور مختلف مقامات پر احتجاجی جلسے منعقد کئے جائیں گے اس کے علاوہ کنفیڈریشن آف سنٹرل گورنمنٹ ایمپلائز ۱۲ر اگست کو یوم احتجاج منائے گی اور حکومت سے مہنگائی الاؤنس میں اضافہ کا مطالبہ کرے گی۔

کمیونسٹ پارٹی کے چیئرمین ایس اے ڈانگے نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ غلہ اور ضروریات زندگی کی قیمتوں میں تشویشناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے لوگوں کی قوت خرید کم ہو رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگ بھوک کے مر رہے ہیں انھوں نے کہا کہ حکومت نے یا تو جان بوجھ کر ذخیرہ اندوزی کے خلاف کارروائی نہیں کی یا وہ اتنی کمزور ہے کہ ذخیرہ اندوزوں کے خلاف سخت اقدام سے گھبراتی ہے۔

واشنگٹن ۲۹ر جولائی امریکی حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ لاؤس میں خانہ جنگی کی تمام تر ذمہ داری کمیونسٹوں پر عاید ہوتی ہے انھوں نے لاؤس پر قبضہ مکمل کرنے کے لئے ملک میں خانہ جنگی کو دوبارہ شروع کیا ہے اور انھیں جمہوریہ چین اور شمالی ویٹ نام کی حکومتوں سے پوری پوری امداد ملتی ہے اس صورت میں لاؤس کی غیر جانبداری کے بارے میں جنیوا منعقد ہونے والی ملکوں کی کانفرنس بلانا مفید نہیں ہو گا۔

لاہور ۔ ۲۹ جولائی ۔ صوبائی وزیر خوراک و زراعت ملک قادر بخش نے کہا ہے کہ حکومت جنگلات کی ترقی کے لئے تجاویز سے متعلق قوانین میں اہم ترامیم پر غور کر رہی ہے انھوں نے کل یہاں ایک انٹرویو میں بتایا کہ ترمیم شدہ قوانین کے ذریعے غیر قانونی طور پر درخت کاٹنے والوں کے لئے سخت سزائیں مقرر کی جائیں گی ملک قادر بخش نے کہا کہ آئندہ جنگلات کے کسی افسر کو اس جنگل میں نہیں متعین کیا جائے گا جہاں اس کا کوئی رشتہ دار یا اس کے علاقہ کا رہنے والا کوئی ٹھیکیدار کام کر رہا ہو یہ اقدام غیر قانونی طور پر درخت کاٹنے کے رجحان کو روکنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۲۹ر جولائی ۔ بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش کے وزیر خزانہ ڈاکٹر ایم سی ریڈی نے کل اعتراف کر لیا کہ چھوٹی صنعتوں کی ترقیاتی کارپوریشن نے گزشتہ سال ایسی دو فرموں کو جن میں ان کی بیوی اور بیٹا حصہ دار ہیں ایک لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ کا قرضہ دیا تھا۔ وزیر خزانہ نے صوبائی اسمبلی میں سوالوں کا جواب دیتے ہوئے یہ اعتراف بھی کیا کہ صوبہ کے پانچ وزیروں کے بنگلوں کی مرمت اور آرائش حکومت کے خرچ پر کی گئی ہے وزیر خزانہ نے کہا ترقیاتی کارپوریشن نے ان کی بیوی اور بیٹے کی فرموں کو قرضے استحقاق کی بنا پر جاری کئے اور انھوں نے اس سلسلہ میں کارپوریشن پر دباؤ نہیں ڈالا تھا وزیر خزانہ نے ایک حزب مخالف کا یہ الزام بھی درست قرار دیا کہ ترقیاتی کارپوریشن نے کئی ایسی دوسری فرموں کو بھی بھاری قرضے دیئے ہیں جن کے مالک ان کے رشتہ دار ہیں، لیکن انھوں نے یہ ماننے سے انکار کیا کہ وہ بدعنوانیوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔

نئی دہلی ۔ ۲۹ر جولائی ۔ بھارتی طلباء میں آوارگی اور بدکرداری کا رجحان زور پکڑتا جا رہا ہے جس کو روکنے کے لئے سفارش کی گئی ہے کہ طلباء پر رات کو ۹ بجے کے بعد گھر سے نکلنے پر پابندی عاید کر دی جائے ۔ اور اگر کوئی طالب علم سینما دیکھتا ہوا سڑکوں ۔ پارکوں ۔ یا بازاروں میں گھومتا ہوا پایا جائے تو اس سے جواب طلب کیا جائے۔

فرانسس ٹاؤن (بچوانالینڈ) گزشتہ روز ٹائم بم کے دھماکے سے ایک عمارت تباہ ہو گئی ۔ اس میں جنوبی افریقہ کے وہ لوگ رہتے تھے جنہیں مغربی افریقہ کی حکومت کی نسلی پالیسی سے تنگ آ کر وطن چھوڑنا پڑا تھا ۔ اس بم ہفتہ کی رات کو شدید دھماکہ ہوا تھا ۔ اس سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا البتہ عمارت جگہ جگہ سے پھٹ گئی اور اب وہ رہائش کے قابل نہیں اس میں جو پناہ گزین مقیم تھے انھیں کیمپوں میں منتقل کر دیا گیا ہے ۔ بچوانالینڈ کی حکومت نے اس حادثہ کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔

دفتر وائس چیئرمین ویسٹ پاکستان ریلوے

نوٹس

مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والی خواتین امیدواروں سے پاکستان ویسٹرن ریلوے میں اے ڈویژن نرسوں کی ۱۳ ۔ اسامیاں پر کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں علاوہ ازیں ۴ امیدواروں کے نام ویٹنگ لسٹ میں بھی رکھے جائیں گے اسامیوں کا ایک فیصد اور ۳۲ فیصد بالترتیب شیڈولڈ کاسٹس اور ریلوے ملازمین کی لڑکیوں، پوتیوں، نواسیوں اور زیر کفالت بہنوں (ملازمت میں ہوں ۔ ریٹائرڈ ہوں یا وفات پا چکے ہوں) کے لئے مخصوص ہیں۔

نوٹ :۔ اگر شیڈولڈ کاسٹس اور ریلوے ملازمین کی لڑکیوں ۔ پوتیوں وغیرہ کی مطلوبہ تعداد میسر نہ آئی تو اسامیاں غیر مخصوص سمجھی جائیں گی امیدوار لازمی طور پر مغربی پاکستان یا اس کی ملحقہ ریاستوں سے تعلق رکھتی ہوں یا ہندوستان کی ایسی مہاجر ہوں جنہیں درخواست دینے کی تاریخ تک پاکستان میں آباد ہوئے ایک سال یا اس سے زائد عرصہ ہو چکا ہو۔

۱۔ **قابلیت** :۔

بطور نرس تربیت کا سرٹیفکیٹ ۔ ڈپلوما (۱) پنجاب رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۳۲ء کے تحت بطور اے ڈویژن نرس رجسٹریشن سرٹیفکیٹ ۔ ترجیح انھیں دی جائے گی جنہوں نے اس کے علاوہ مڈوائفری میٹرنٹی میں بھی تربیت حاصل کی ہو اور وارڈوں اور بچوں کے مابین کام کا تجربہ رکھتی ہوں۔

۳۔ **عمر** :۔ ۳۱ر اگست ۱۹۶۴ء کو ۱۸ ۔ اور ۳۵ سال کے درمیان

۴۔ **تنخواہ** :۔ ۱۷۵ ۔ ۱۰ ۔ ۲۱۵ ۔ ۱۵ ۔ ۳۵۰ روپے کے بالمقطع کے سکیل جمع مینگائی الاؤنس یونیفارم الاؤنس اور دیگر الاؤنسز جو کہ وقتاً فوقتاً قوانین کے تحت رائج ہیں میں ۱۷۵/- روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔

۵۔ **درخواستوں کی ترسیل** :۔ درخواستیں ضروری ہے کہ مقررہ فارموں پر جو کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے سٹیشنوں سے بعوض ایک روپیہ فی فارم دستیاب ہیں ان پر چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق پُر کر کے قریب ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی وساطت سے ارسال کی جائیں سرکاری / ریلوے ملازمین کی صورت میں درخواستیں اپنے محکمہ / آفس کے سربراہ کی وساطت سے قریبی دفتر روزگار کے منیجر کو ارسال کی جائیں درخواستوں کے ہمراہ ایک سکونتی سرٹیفکیٹ اور دیگر اسناد آنا ضروری ہیں۔

۶۔ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ :۔ ۳۱ر اگست ۱۹۶۴ء

۷۔ **خاص رعایت** :۔ (۱) شیڈولڈ کاسٹس (۲) مغربی پاکستان کی ملحقہ ریاستوں سے تعلق رکھنے والی ۔ (۳) آزاد کشمیر ۔ گلگت ایجنسی، بلتستان کی مستقل باشندہ اور وہ جو جموں و کشمیر ریاستوں سے تعلق رکھتی ہیں اور اب پاکستان کے کسی حصہ میں ہجرت کر چکی ہیں اور (۴) مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازی خان کے پسماندہ علاقہ سے تعلق رکھنے والی امیدواروں سے قیمت درخواست فارم ایک روپیہ کی بجائے پچیس ۲۵ پیسہ وصول کی جائے گی۔

۸۔ انٹرویو کے لئے بلائی گئی امیدواروں کو سفر خرچ یا کوئی اور خرچ نہیں دیا جائے گا۔

۹۔ کامیاب امیدواروں کو میڈیکل ٹیسٹ بھی پاس کرنا ہو گا ۔ اور انھیں پاکستان ویسٹرن ریلوے کے کسی بھی ہسپتال بشمول سردار بہادر خان سینی ٹوریم کوئٹہ میں کام کرنے کو کہا جائے گا۔

۱۰۔ مفصل شرائط قریب ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے حاصل کی جا سکتی ہیں

دستخط (ایم ۔ اے ۔ خان)
برائے وائس چیئرمین ۔ پرسانل

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم ملک ارشد علی ماڈل کالونی مالیر کراچی کا نکاح عزیزہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام نبی صاحب آف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے مورخہ ۲۶/۷/۶۴ بروز اتوار درس سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تین ہزار روپیہ مہر پر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے ۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار ۔ ملک شمشاد علی)

مرغیوں کا ٹیکہ

مقامی احباب کی خواہش پر میں نے مرغیوں کے ٹیکہ کی دوا تازہ منگوائی ہے۔ ضرورت مند احباب بروز جمعہ مورخہ ۳۱ر جولائی ۱۹۶۴ء صبح ۷ بجے مرغیوں کو ٹیکہ لگوالیں

والسلام عبدالمنان شاہ
بر مکان ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر ایس ایم عبداللہ ہاگورا کا چھوٹا لڑکا عزیزی نیر عبداللہ ہاگورا عرصہ ایک ماہ سے تیز بخار میں مبتلا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا کرے اور صحت والی لمبی عمر عطا کرے ۔ (نوٹ ڈاکٹر ایس ایم عبداللہ صاحب نے ایک مستحق نام ایک سال کے لئے حکمہ تجارتی کرایا ہے

(منیجر)

دریائے چناب میں زبردست سیلاب

تریموں ہیڈورکس پر پانی کی سطح خطرے کے نشان سے بڑھ گئی

۳۰ جولائی۔ بالائی علاقوں میں زبردست بارشوں کے باعث مغربی پاکستان کے دریاؤں میں پھر طغیانی آگئی ہے۔ سب سے زیادہ طغیانی دریائے چناب میں ہے اور تریموں کے مقام پر دریا کا پانی خطرے کے نشان سے بڑھ گیا ہے کل شام وہاں پر چار لاکھ دو ہزار نو سو چالیس کیوسک پانی خارج ہو رہا تھا اور آخری اطلاع کے مطابق سطح بلند ہو رہی تھی،

واضح رہے خطرے کا نشان تین لاکھ کیوسک ہے۔ خانکی کے مقام پر دریائے چناب میں زبردست طغیانی ہے اور سطح بلند ہو رہی ہے کل شام چھ بجے وہاں ۱۴۵۰۵۹ کیوسک پانی خارج ہو رہا تھا بلوکی سندھائی اور شاہدرہ کے مقام پر دریائے راوی میں بھی معمولی طغیانی ہے کل شام بلوکی کے مقام پر پانی کا اخراج ۲۷۰۰۲ کیوسکس اور سندھائی کے مقام پر اخراج ۲۷ ہزار کیوسکس تھا۔ مرالہ کے مقام پر بھی دریائے راوی میں معمولی سیلاب ہے اور سطح بڑھ رہی ہے دریائے سندھ، سکندہ۔ اٹک اور کالاباغ میں معمولی درجے کا سیلاب ہے رسول اور منگلا کے مقام پر دریائے جہلم کی سطح گر رہی ہے۔

دریائے چناب کا پانی حسوالی اور فاضل بندوں سے ٹکرانا شروع ہو گیا ہے۔ حفاظتی بند تک کے تین چار میل کے علاقے میں چھ سے آٹھ فٹ تک پانی کھڑا ہے اور دونوں بندوں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بندوں کی نگرانی کے لئے سرکاری افسروں اور پولیس پارٹیوں کی ڈیوٹیاں لگا دی گئی ہیں دریائے چناب سے کئی دیہات زیر آب آگئے ہیں اور لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے۔

جھنگ گوجرہ روڈ اور خوشاب روڈ زیر آب آجانے سے ان پر ٹریفک معطل ہو گئی ہے۔ جھنگ میں گزشتہ رات دس بجے سے صبح چار بجے تک زبردست بارش ہوتی رہی جس سے نشیبی علاقوں میں پانی کھڑا ہو گیا اور کئی کچے مکانات گر گئے

دریائے جہلم کا سیلاب گزشتہ روز شہر میں داخل ہو گیا اور آن کی آن میں گلی کوچوں اور سڑکوں پر پھیل گیا جابی روڈ پر چار چار فٹ پانی تھا جس کی وجہ سے تقریباً ۱۲ گھنٹے ٹریفک معطل رہی ایک اندازہ کے مطابق اب تک شہر میں پچاس کے قریب مکانات گر چکے ہیں اور کئی مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ سیلاب سے تقریباً ۱۵ لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے اور کئی خاندان بے گھر ہو گئے۔ اس وقت شہر ایک جھیل کا منظر پیش کر رہا ہے اور لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر محفوظ مقامات پر چلے گئے ہیں اور ان میں زبردست خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔

مغربی پاکستان میں بارش

لاہور ۳۰ جولائی گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں لاہور راولپنڈی، سرگودھا۔ اور پشاور ڈویژن میں دور دور تک بارش ہوئی۔ لاہور میں کل صبح تین بجے کے بعد گھن گرج کے ساتھ زبردست بارش شروع ہوئی جو پانچ بجے تک جاری رہی۔ بارش کے باعث سڑکوں اور گلیوں میں گھٹنوں گھٹنوں پانی بہتا رہا اور نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا۔ جس سے آمد و رفت میں مشکلات پیدا ہو گئیں کل لاہور میں ۱۵ انچ بارش ریکارڈ کی گئی۔

حافظ آباد میں زبردست بارش

سات سو مکانات گر گئے

حافظ آباد۔ ۳۰ جولائی۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق گذشتہ رات یہاں زبردست بارش ہوئی جس سے نشیبی علاقے زیر آب آگئے ہیں بارش کے باعث تقریباً سات سو مکانات گر گئے ہیں۔ بعض علاقوں میں ابھی تک دو سے تین فٹ تک پانی مکانات کے اندر بھر رہا ہے۔

ڈھاکہ میں چھ گھنٹے مسلسل بارش

طیاروں کی آمد و رفت میں تاخیر

ڈھاکہ ۳۰ جولائی۔ ڈھاکہ میں چھ گھنٹے کی مسلسل موسلا دھار بارش کے بعد شہر میں زندگی کا تمام نظام درہم برہم ہو گیا ہے خراب موسم کے باعث پی آئی اے کی پروازوں میں بھی تاخیر ہو گئی۔ کراچی سے صبح پونے گیارہ بجے جو جہاز ڈھاکہ پہنچنے والا تھا وہ زبردست طوفان کے باعث اتر نہیں سکا۔ اور اسے کلکتہ بھیج دینا پڑا اور وہ تین گھنٹے تاخیر سے ڈھاکہ پہنچا اس طرح لاہور روانہ ہونے والے طیارے کی روانگی میں بھی چار گھنٹے کی تاخیر ہوئی بارش صبح ۹ بجے شروع ہوئی اور نشیبی علاقوں میں پانی کھڑا ہو گیا گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں مشرقی پاکستان کے دوسرے علاقوں میں بھی بارش ہوئی۔

پاک سوڈان ثقافتی معاہدہ

عنقریب دستخط ہو جائیں گے

کراچی ۳۰ جولائی۔ پاکستان اور سوڈان کے درمیان ایک ثقافتی معاہدے کے بارے میں بات چیت ہو رہی ہے اور عنقریب اس پر دستخط ہو جائیں گے۔ اس سلسلہ میں بات چیت سوڈان کے صدر ابراہیم عبود کے دورہ پاکستان کے دوران شروع ہوئی تھی۔

"مسئلہ کشمیر کا پائیدار حل وہی ہو سکتا ہے جسے کشمیری عوام قبول کریں"

"کشمیر بھی ایک دن انگولا اور موزمبیق کی طرح آزاد ہو جائیگا" مسٹر بھٹو کا اعلان

بیروت ۳۰ جولائی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے منگل کی شب بیروت کے ہوائی اڈے پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا پائیدار حل وہی ہو سکتا ہے جسے کشمیری عوام قبول کر لیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس مسئلہ کا حل کشمیریوں پر چھوڑ دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں حال ہی میں بعض نئے واقعات ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم یہ ہے کہ شیخ محمد عبداللہ طویل قید کے بعد جیل سے رہا کر دئے گئے۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ پاکستان کے لوگوں کو اب اس سلسلہ میں پہلے کی طرح زیادہ تشویش نہیں ہے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ نے کہا کہ اب بہت کم سامراجی طاقتیں اور بہت کم سامراجی پابندیاں باقی رہ گئی ہیں۔ برطانیہ نے اپنی سلطنت کے بیشتر حصہ کو آزاد کر دیا ہے اور فرانس بھی ایسا ہی کر رہا ہے۔ اب صرف بھارت اور پرتگال دو ایسے ملک رہ گئے ہیں جو نو آبادیاتی طاقتوں کی فہرست میں ہیں۔ مسٹر بھٹو نے زور دے کر کہا کشمیر بھی ایک دن انگولا اور موزمبیق کی طرح آزاد ہو جائے گا مسٹر بھٹو نے کہا کہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی حالیہ کانفرنس میں مسئلہ کشمیر پر بحث و تمحیص ہوئی تھی اور یہ کانفرنس کے مسلمہ معمولات کے خلاف تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دولت مشترکہ کے دوسرے سربراہوں کو تنازعہ کشمیر پر تشویش ہے۔

ایران، ترکی اور پاکستان کا مستقل سکرٹریٹ

مسٹر بھٹو بات چیت کے لئے تہران پہنچ گئے

تہران ۳۰ جولائی — پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو روم سے کل یہاں پہنچ گئے۔ مسٹر بھٹو ایرانی وزیر خارجہ مسٹر عباس آرام کی دعوت پر یہاں آئے ہیں اور اڑتالیس گھنٹے یہاں قیام کریں گے۔ ریڈیو پاکستان کے مطابق دونوں وزرائے خارجہ ایران، پاکستان اور ترکی کا مستقل سکرٹریٹ قائم کرنے کے بارے میں تبادلہ خیالات کریں گے۔

جامعۃ الازہر کے نئے ریکٹر

قاہرہ ۳۰ جولائی۔ شیخ حسنی مامون کو جو فقہ کے جید عالم ہیں الازہر کی اسلامی یونیورسٹی کا ریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔

پاکستان میں شامل ہونیکی تحریک کا اعتراف

بمبئی ۳۰ جولائی — بھارت کے ممتاز انگریزی اخبار "انڈین ایکسپریس" نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھارت سے تعلقات ختم کرنے اور ریاست کو پاکستان کا ایک حصہ بنانے کی بڑی زبردست تحریک چل رہی ہے اخبار نے لکھا ہے کہ وادی کشمیر میں بھارت سے تعلقات منقطع کرنے کی تحریک تاریخ کی ایک مسلمہ حقیقت ہے بھارت کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کے اس بیان پر کہ انہیں مقبوضہ کشمیر میں ایسی کسی تحریک کا سراغ نہیں ملا۔ کڑی تنقید کرتے ہوئے اخبار نے لکھا کہ سردار سورن سنگھ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ حقائق سے صرف اس لئے انکار کر دیں کہ وہ تلخ ہیں۔

درخواست دعا

اخویم مکرم ڈاکٹر مومن حسن صاحب ریلوے ہسپتال لاہور کی والدہ محترمہ بعارضہ قلب (Angina Pectoris) بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

ملک صفی اللہ خان ابن ڈپٹی فقیر اللہ خاں صاحب لیبارٹری اسسٹنٹ ریلوے کیرن ہسپتال لاہور

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور اقدس نے امۃ الولی تجویز فرمایا ہے نومولودہ ڈاکٹر رشید احمد صاحب دندان ساز کی نواسی اور ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کی عمر دراز کرے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

(عبدالشکور دہلوی۔ کچہری بازار سرگودھا)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵